المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات
بالعليا والسليمانية وشمال الرياض

تحت إشراف
وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد

اردو

تعلیم نماز

تالیف
ڈاکٹر عبداللہ بن احمد الزید

اردو ترجمہ
سعید احمد قمر الزمان

مراجعہ و تصحیح
ابو المکرم بن عبد الجلیل

هاتف: ٤٧٠٤٤٦٦ - ٤٧٠٥٢٢٢ ناسوخ: ٤٧٠٥٠٩٤
ص.ب: ٨٧٩١٣ الرياض: ١١٦٥٢ المملكة العربية السعودية
شركة الراجحي المصرفية للاستثمار
حساب الصدقات ٥ / ٩٦٩٦ الورود (٣٤٩)
حساب الزكاة ٠ / ٩٥٥٥ الورود (٣٤٩)
حساب الوقف ٥ / ٩٥٥ المزرعة (٤٤٦)

تعلیم نماز

تالیف

ڈاکٹر عبداللہ بن أحمد الزید

اُردُو ترجمہ

سعید أحمد قمر الزّمان

مراجعہ و تصحیح

أبو المکرّم بن عبد الجلیل

(ح) وزارة الشؤون الإسلامية ، ١٤١٨ هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

الزيد ،عبد الله بن أحمد

تعليم الصلاة .- الرياض .

٣٦ ص ؛١٢X ١٧سم

ردمك X-١٦٠-٢٩-٩٩٦٠

(النص باللغة الأردية)

١-الصلاة أ- العنوان

ديوي ٢،٢٥٢ ١٨/١٣١١

رقم الإيداع: ١٨/١٣١١

ردمك: X-١٦٠-٢٩-٩٩٦٠

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

الحمد للہ وحدہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ محمد بن عبداللہ – صلی اللہ علیہ وسلم– وبعد:

اسلام کے دوسرے بنیادی رکن نماز کے متعلق کسی ایسی جامع ومختصر کتاب کے سلسلہ میں مجھ سے بارہا دریافت کیا گیا جو اسکی تعلیم اورطریقہ کے بنیادی مسائل پر مشتمل ہو اور دوسری زبانوں میں ترجمہ کے قابل اور مناسب بھی ہو ۔

چنانچہ میں نے ان کتابوں کو اکٹھا کرکے مطالعہ کیا جو نمازکے متعلق لکھی گئی تھیں ، جس سے اندازہ ہوا کہ ہرکتاب نماز کے کسی ایک خاص پہلو پر روشنی ڈالتی ہے اور دوسرے پہلوؤں سے کوئی بحث نہیں کرتی ۔ مثلاً بعض کتابیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ نماز اور اسکی کیفیت پر روشنی ڈالتی ہیں لیکن اسلام میں نماز کی اہمیت اور اسکی فضیلت کو نظر انداز کردیتی ہیں ۔ اور بعض دوسری کتابیں نماز کے بعض اختلافی مسائل پر بحث ونظر کی تفصیلات چھیڑ دیتی ہیں جن کی عوام الناس کو چنداں ضرورت نہیں ۔

لہذا میں نے نماز کے ان اہم مسائل کو قرآن وسنت سے

ماخوذ شرعی دلائل کی روشنی میں جمع کردینا مناسب سمجھا جن کا بجالانا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے اور ان تمام اختلافی مسائل اور تفصیلی تحقیقات کو ترک کردیا ہے جن کی ایک عام نمازی کو ضرورت نہیں ۔

دوسری جانب اس بات کی پوری کوشش کی ہے کہ اس کتاب میں مسائل کے مکمل احاطہ کے ساتھ اختصار کا دامن بھی نہ چھوڑوں تاکہ استفادہ کرنے میں آسانی ہو اور دوسری زبانوں میں اس کا ترجمہ بھی کیا جا سکے ۔

اللہ تعالی سے میں دعا گو ہوں کہ وہ اس کتاب کو نفع بخش بنائے ، بیشک وہ سننے والا اور قبول کرنے والا ہے ۔

ڈاکٹر عبداللہ بن احمد الزید

الریاض :
یکم محرم الحرام ۱۴۱۴ھ

تمہید

صحیح حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا :

" اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر قائم ہے :اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں ، نماز قائم کرنا ، زکاۃ ادا کرنا ، رمضان کے روزے رکھنا ، استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرنا (بخاری و مسلم) ۔

مذکورہ حدیث اسلام کے پانچوں ارکان کے بیان پر مشتمل ہے جو یہ ہیں :

رکن اول : کلمہ شہادت " لا الہ الا اللہ ، محمد رسول اللہ " کا اقرار واعتراف ہے ۔

کلمہ توحید " لا الہ الا اللہ " کی شہادت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ واحد کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ۔

چنانچہ " لا الہ " سے ان تمام معبودان باطل کی نفی اور تردید ہو جاتی ہے جنکی اللہ کے سوا عبادت کی جاتی ہے ، اور دوسرے جزء " الااللہ " سے اللہ تعالی کے لئے ہر قسم کی عبادت کا اثبات ہوجاتا ہے جسکا کوئی شریک نہیں ۔ اسی کے متعلق اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے :

﴿شَهِدَ اللهُ أنّه لاَ إلـه إلا هُـو والملائكـةُ وأولُـوا العلـمِ قائمـاً بالقِسطِ لا إلهَ إلا هُو العَزيزُ الحَكيمُ﴾ آل عمران: ١٨.

اللہ نے خود اس بات کی شہادت دی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور فرشتے اور سب اہل علم بھی (گواہی دیتے ہیں) کہ وہی حاکم ہے انصاف کے ساتھ ، اس کے سوا کوئی معبود نہیں جو غلبہ والا اور حکمت والا ہے ۔

کلمہ توحید " لا الہ الا اللہ " کی شہادت کا تقاضا درج ذیل تین باتوں کا اقرار کرنا ہے :

اول : توحید الوہیت :

اس کا مطلب یہ ہے کہ جملہ عبادات میں اللہ تعالی کو اکیلا مانا جائے اور کسی طرح کی عبادت غیر اللہ کے لئے نہ کی جائے ۔ اور یہی وہ توحید ہے جس کے لئے اللہ تعالی نے مخلوق کو پیدا فرمایا ، جیسا کہ ارشاد ہے :

﴿ومَا خَلَقْتُ الجِنَّ والإنسَ إلا لِيَعْبُدوْن﴾ الذاريات: ٥٦.

اور میں نے جن وانس کو صرف اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں ۔

اور اسی توحید الوہیت کی دعوت کے لئے اللہ تعالی نے رسول بھیجے اور کتابیں نازل فرمائیں ، چنانچہ ارشاد فرمایا :

﴿ولَقَدْ بعَثْنَا فِي كـل أمـةٍ رَسُـولاً أنِ اعْبُـدوا الله واجْتَنِبـوا الطَّاغُوت﴾ النحل: ٣٦.

اور ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ اللہ کی بندگی کرو اور طاغوت سے بچو ۔

شرک توحید کی ضد ہے ۔ جب توحید کا معنی یہ ہوا کہ اللہ تعالی کو اس کی عبادت میں اکیلا اور منفرد مانا جائے تو اس کے بر عکس شرک کی تعریف یہ ہوگی کہ اللہ تعالی کے علاوہ کسی کے لئے بھی کسی طرح کی عبادت کی جائے ۔

چنانچہ جس شخص نے اپنی خوشی اور مرضی سے کسی بھی طرح کی عبادت کسی غیراللہ کے لئے کی ، چاہے وہ عبادت نماز ہو یا روزہ ، دعا ہو یا نذر ، قربانی ہو یا کسی صاحب قبر وغیرہ سے فریاد طلبی تو اس نے اللہ تعالی کے ساتھ شرک کیا اور شرک سب سے بڑا گناہ ہے ، جسکی وجہ سے سارے اعمال ضائع ہوجاتے ہیں اور اس کے مرتکب کی جان ومال بھی مباح ہو جاتے ہیں ۔

دوم : توحید ربوبیت

توحید ربوبیت اس بات کا اقرار کرنا ہے کہ اللہ تعالی ہی خالق و رازق ، زندہ کرنے والا اور موت دینے والا ہے اور وہی سارے جہاں کا کار ساز ہے جس کی آسمانوں اور زمین میں حکومت ہے ۔ اوراس قسم کی توحید کا اقرار واعتراف اس فطرت کا تقاضا ہے جس پر اللہ تعالی نے تمام مخلوق کو پیدا فرمایا ہے ، حتی کہ مشرکین جن کے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے وہ بھی اس کا اقرار کرتے تھے اور اس کے منکر نہ تھے ۔ جیسا کہ اللہ تعالی نے

مندرجہ ذیل آیت میں بیان فرمایا ہے :

﴿قُلْ مَنْ يَرزُقكم مِنَ السَّماءِ والأرضِ أمَّن يملكُ السمعَ والأبْصارَ ومَن يخرجُ الحيّ مِنَ الميّتِ ويخرجُ الميّتَ مِنَ الحيّ ومَن يُدبِّرُ الأمْرَ فَسيقُولونَ الله فَقُلْ أفَلا تَتَّقُون﴾ يونس: ٣١.

یعنی آپ ان مشرکین سے کہئے کہ بتلاؤ وہ کون ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق پہنچاتا ہے اور وہ کون ہے جو (تمہارے) کانوں اور آنکھوں پر پورا اختیار رکھتا ہے اور وہ کون ہے جو جاندار کو بے جان سے نکالتا ہے اور بے جان کو جاندار سے نکالتا ہے اور وہ کون ہے جو تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے (آپ ان سے یہ سوالات کیجئے) وہ ضرور (جو اب میں یہی) کہیں گے کہ وہ اللہ ہے تو ان سے کہئے پھر اللہ سے کیوں نہیں ڈرتے ۔

اس قسم کی توحید کا انکار شاذ ونادر ہی لوگوں نے کیا ہے اور وہ بھی تکبر وعناد کی وجہ سے ظاہری طور پر کیا ہے ، ورنہ دل سے وہ بھی اس کا اعتراف کرتے تھے ۔

اللہ تعالی نے انہی کے متعلق ارشاد فرمایا ہے :

﴿وجَحَدُوا بِهَا وَاسْتيقَنتْهَا أنْفُسُهمْ ظلماً وعلواً﴾ النمل: ١٤.

انہوں نے ظلم وغرور کیوجہ سے ان آیتوں کا انکار کیا حالانکہ دل ان کے قائل تھے۔

سوم : توحید اسماء وصفات

اسماء وصفات کی توحید یہ ہے کہ اللہ تعالی نے یا اس کے

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے جو اوصاف بیان فرمائے ہیں ان پر ایمان رکھاجائے اور انہیں اللہ کے شایان شان بلا تکییف وتمثیل اور بلا تحریف وتعطیل تسلیم کرلیا جائے

جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

﴿وَلله الأسْمَاءُ الحُسْنَى فَادْعُوه بِهَا﴾ الأعراف: ١٨٠.

اللہ کے اچھے اچھے نام ہیں اسے انہی ناموں سے پکارو ۔

نیز ارشاد فرمایا :

﴿لَيْسَ كَمِثْلِه شَيءٌ وهُوَ السَّمِيْعُ البَصِيْرُ﴾ الشورى:١١.

اس جیسی کوئی چیز نہیں اور وہ سننے والا ، دیکھنے والا ہے ۔

کلمہ توحید " لا الہ الا اللہ " کی شہادت مذکورہ بالا تینوں قسموں کی توحید کا اقرار و اعلان ہے ، چنانچہ جس شخص نے اس کے مفہوم ومعانی کو سمجھ کر اس کا اقرار کیا اور اس کے تقاضوں پر عمل پیرا ہوا ، یعنی شرک سے بچتارہا اور اللہ کی وحدانیت کا قائل رہا تو وہ سچا اور حقیقی مسلمان ہے ۔

اور جس نے زبان سے اقرار کیا اور دل سے تصدیق کئے بغیر ظاہری طور پر اس کے تقاضوں پر عمل کیا تو وہ منافق ہے ، اور جس نے اپنی زبان سے اس کا اقرار کیا لیکن اس کے تقاضوں کے بر خلاف عمل کیا تو وہ کافر ہے اگرچہ وہ بار بار اس کلمہ کو پڑھتا اور دہراتا رہے ۔

شہادت رسالت : " محمد رسول اللہ " کا معنی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ونبوت کا اقرار کرنا اور آپ جو کچھ اللہ تعالی کی طرف سے لیکر آئے ہیں اسکی تصدیق کرنا ہے ، یعنی آپ کے احکامات کی بجا آوری اور منع کی ہوئی چیزوں سے اجتناب کرنا اور ساری عبادتوں کو آپکی لائی شریعت کے مطابق ادا کرنا ہے ۔ اللہ تعالی ارشاد فرماتاہے :

﴿لَقَدْ جَاءكُمْ رَسُوْلٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْـهِ مَـا عَنِتُّـمْ حَرِيْـصٌ عَلَيْكُمْ بِالمؤمِنِيْنَ رَءُوفٌ رَحِيْمٌ﴾ التوبة: ١٢٨.

بیشک تمہارے پاس تمہیں میں سے ایک رسول آئے ہیں ، تمہاری تکلیف ان کو ناگوار ہے ، تمہاری بھلائی کے وہ حریص ہیں ، ایمان والوں پر بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں ۔

مزید ارشاد فرمایا :

﴿مَن يُطِعُ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ﴾ النساء: ٨٠.

جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ ہی کی اطاعت کی ۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا :

﴿وَأَطِيعُوا اللهَ والرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ آل عمران: ١٣٢.

اور اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ۔

ارشاد باری تعالی ہے :

﴿مُحَمَّـدٌ رَّسُـولُ اللهِ والَّذِيْـنَ مَعَـهُ أَشِـدّاءُ عَلَـى الكُفَّـارِ رُحَمَـاءُ بَيْنَهُمْ﴾ الفتح: ٢٩.

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں ، اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت (اور) آپس میں رحم دل ہیں ۔

دوسرا اور تیسرا رکن : نماز قائم کرنا اور زکاۃ ادا کرنا ہے ، اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ ارشاد گرامی ہے :

﴿ومَا أمِرُوا إلا لِيَعْبُدوا الله مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْن حُنَفَاءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلاةَ ويُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَة﴾ البينة: ٥.

اور انہیں یہی حکم ہوا تھا کہ اللہ تعالی کی عبادت کریں دین کو اسی کے لئے خالص کرکے یکسو ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکاۃ ادا کریں اور یہی درست دین ہے ۔

اور اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

﴿وَأَقِيْمُوا الصَّلاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ﴾ البقرة: ٤٣.

نماز قائم کرو اور زکاۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو ۔

اسلام کے دوسرے رکن نماز کے بارے میں تو گفتگو چل ہی رہی ہے ، البتہ زکاۃ وہ مال ہے جو مالداروں سے لے کر فقراء اور ان لوگوں کو دیاجاتا ہے جنکا زکاۃ کے مصارف میں تذکرہ ہے ، زکاۃ اسلام کے اصولوں میں سے ایک گرانقدر اصول ہے جس کے ذریعہ معاشرہ میں وحدت ویگانگت پیدا ہوتی ہے اور معاشرہ کے افراد ایک دوسرے کے لئے معاون ومددگار ثابت ہوتے ہیں ، بایں طور کہ مالدار

کے احسان اور کسی برتری کے بغیر اس کے مال میں غریب کا بھی حصہ ہوتا ہے ۔

چوتھا رکن :

اسلام کا چوتھا رکن ماہ رمضان کے روزے رکھنا ہے ، اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

﴿يَا أَيهَا الَّذِيْنَ آمنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُون﴾ البقرة: ١٨٣.

ترجمہ : اے ایمان والو تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم پرہیزگاری اختیار کرو ۔

پانچواں رکن :

اسلام کا پانچواں رکن طاقت رکھنے والوں کے لئے بیت اللہ کا حج کرنا ہے ، اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

﴿وَلِلّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِليهِ سَبِيْلاً وَمَنْ كَفَرَ فإِنَّ اللهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْن﴾ آل عمران: ٩٧.

ترجمہ : اور اللہ کا لوگوں پر یہ حق ہے کہ جو بیت اللہ تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے ، اور جو کوئی اس حکم کی پیروی سے انکار کرے تو اسے معلوم ہوجانا چاہئے کہ اللہ تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے ۔

نماز کی فضیلت

دین اسلام میں نماز کی اہمیت اور اسکی غیر معمولی عظمت کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ یہ اسلام کا دوسرا عظیم الشان رکن ہے جسکی ادائیگی کے بغیر انسان کا اسلام معتبر اور صحیح نہیں ہوتا ، اور اس میں کسی طرح کی لاپرواہی وسستی منافقوں کے اوصاف میں شمار ہوتی ہے ، اور نماز کا چھوڑنا کفر اور گمراہی اور دائرہ اسلام سے نکل جانا ہے ۔ اسکی دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ صحیح حدیث ہے کہ انسان اور کفر وشرک کے درمیان بس نماز چھوڑنے کا فرق ہے تو جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا ۔

ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے اور ان (کافروں) کے درمیان نماز کا فرق ہے تو جس نے نماز چھوڑدی اس نے کفر کیا (اس حدیث کوامام ترمذی نے روایت کیا ہے اور اسے حسن قرار دیا ہے) ۔

نماز دین اسلام کا سر اور اس کا ستون ہے اور بندہ اور اس کے رب کے درمیان ایک رابطہ ہے ۔ جیسا کہ ایک صحیح حدیث میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے ۔

ساتھ ہی نماز بندے کی اپنے رب سے محبت کی ایک علامت

اور اسکی نعمتوں کی شکر گذاری ہے ۔

اللہ کے نزدیک نماز کے عظیم الشان ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ یہ وہ پہلا فریضہ ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض کیا گیا ، اور آسمان پر شب معراج میں امت اسلامیہ کو یہ فریضہ بطور تحفہ کے عنایت کیا گیا ۔ نیز جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ پوچھا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ نماز کو اس کے متعینہ وقت پر ادا کرنا (بخاری و مسلم) ۔

نماز کو اللہ تعالی نے گناہوں سے پاک وصاف ہونے کا ایک ذریعہ بنایا ہے ، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازہ پر کوئی نہر جاری ہو جس میں وہ ہر دن پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن پر کوئی میل کچیل باقی رہے گا ، صحابہ کرام نے عرض کیا کچھ بھی میل کچیل باقی نہیں رہے گا ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہی پانچوں نمازوں کی مثال ہے ،اللہ تعالی ان کے ذریعہ خطاؤں کو مٹادیتا ہے (بخاری و مسلم) ۔

ایک روایت میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ دنیا سے رخصت ہوتے وقت آپکی آخری وصیت اور امت سے آپکا آخری عہد وپیمان یہی تھا کہ وہ نماز کے سلسلہ میں اور غلاموں کے متعلق اللہ سے ڈریں (اسے امام احمد ، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے) ۔

اللہ تعالی نے قرآن کریم میں نماز کی بڑی اہمیت بیان فرمائی ہے اور نماز اور نمازیوں کی تکریم کی ہے نیز بے شمار مقامات پر خصوصی طور سے نماز کا ذکر فرمایا ہے اور اسکی ادائیگی وپابندی کی خاص تاکید فرمائی ہے - چنانچہ ارشاد فرمایا :

﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلوات وَالصَّلاةِ الوُسْطَى وَقُوْمُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ﴾ البقرة: ٢٣٨).

نمازوں کی حفاظت کرو خاص طور سے بیچ والی نماز کی اور اللہ کے سامنے ادب کے ساتھ کھڑے ہو -

مزید ارشاد فرمایا :

﴿وَأَقِمِ الصَّلاةَ إِنَّ الصَّلاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ﴾ العنكبوت: ٤٥.

اور نماز قائم کیجئے کیونکہ نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے -

مزید ارشاد ہے :

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ﴾ البقرة: ١٥٣.

اے ایمان والو صبر اور نماز کے ذریعہ مدد حاصل کرو ، اللہ تعالی بیشک صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے -

اور فرمایا : ﴿إِنَّ الصَّلاةَ كَانَتْ عَلَى المؤمنينَ كِتَاباً مَوْقُوتاً﴾ النساء : ١٠٣) بیشک نماز ایمان والوں پر پابندی وقت کے ساتھ فرض ہے -

دوسری طرف اللہ تعالی نے نماز چھوڑنے اور اس کے بارے

میں سستی برتنے والوں کے لئے عذاب لازمی قرار دیا ہے ، چنانچہ فرمایا : ﴿فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا﴾ مریم: ٥٩. پھر ان کے بعد ایسے نا خلف جانشین ہوئے جنھوں نے نماز کو ضائع کیا اور خواہشات کی پیروی کی سو وہ عنقریب گمراہی کا انجام دیکھ لیں گے ۔

لہذا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ نماز کو ان کے اوقات میں ادا کرنے کا اہتمام کرے اور جس طرح اللہ تعالی نے اسے مشروع فرمایا ہے قائم کرے ، تاکہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وفرماں برداری سے مشرف ہو اور اللہ کے غضب اور اس کے عذاب وعقاب سے محفوظ رہے ۔

طہارت کا بیان

نماز کی قبولیت وصحت کے لئے تین طرح کی طہارت ضروری ہے :

(۱) بدن کی طہارت (۲) کپڑے کی طہارت (۳) جگہ کی طہارت

بدن کی طہارت دو چیزوں میں سے کسی ایک کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے :

۱ - غسل :

غسل حدث اکبر کے لاحق ہونے کی وجہ سے کیاجاتا ہے ، یعنی جنابت (نیند یا بیداری میں شہوت کے ساتھ منی خارج ہو جانا ، یا عورت سے مباشرت کرنا) کے بعد یا حیض و نفاس کے خون کے بند ہوجانے کے بعد غسل کرنا واجب ہوجاتا ہے ۔

طہارت کی نیت سے تمام بدن اور بالوں پر پانی بہانے اور پہنچانے سے غسل (شرعی) مکمل ہوتا ہے ۔

۲ - وضوء :

اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إذا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلاةِ فَاغْسِلُوا وَجُوهَكَمْ وَأَيدِيَكُمْ إِلَى المرافِقِ وَامْسَحُوا بِرءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ﴾ المائدة: ٦. اے ایمان والو ! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو اپنے چہروں کو اور دونوں ہاتھوں

کو کہنیوں تک دھوؤ اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پیروں کو ٹخنوں تک دھوؤ ۔

یہ آیت کریمہ ان تمام امور کے بیان پر مشتمل ہے جن کا وضوء میں لحاظ کرنا واجب ہے ، جو یہ ہیں :

(۱) چہرے کا دھونا ، کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھی اسی میں شامل ہے ۔

(۲) دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھونا ۔

(۳) پورے سر کا مسح کرنا ، دونوں کانوں کا مسح بھی اسی میں شامل ہے ۔

(۴) دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک دھونا ۔

کپڑے اور جگہ کی طہارت پیشاب وپائخانہ وغیرہ جیسی نجاستوں سے پاکی وصفائی حاصل ہونے سے ہوتی ہے ۔

فرض نمازیں

ہر مسلمان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں ، جو یہ ہیں : فجر ، ظہر ، عصر ، مغرب ، عشاء ۔

(۱) نماز فجر : دو رکعت ہے ، اس کا وقت صبح صادق سے لیکر طلوع آفتاب تک ہے (صبح صادق وہ روشنی ہے جو رات کے آخری حصہ میں مشرق کی جانب سے نمودار ہوتی ہے ۔

(۲) نماز ظہر : چار رکعت ہے ، اس کا وقت زوال آفتاب سے لیکر اسوقت تک ہے جب ہر چیز کا سایہ اسکے سایہ اصلی کے بعد اس کے مثل یعنی اسکے برابر ہوجائے ۔

(۳) نماز عصر : چار رکعت ہے ، اس کا وقت ظہر کے وقت کے اختتام سے شروع ہوکر اسوقت تک رہتا ہے جب ہر چیز کا سایہ اس سے دوگنا ہو جائے اور بوقت ضرورت سورج کے زرد ہونے تک رہتا ہے ۔

(۴) نماز مغرب : تین رکعت ہے ، اس کا وقت غروب آفتاب سے شفق احمر (سرخی) کے غائب ہونے تک رہتا ہے ۔

(۵) نماز عشاء : چار رکعت ہے ، اس کا وقت مغرب کے وقت کے اختتام سے یعنی سرخی غائب ہونے کے بعد سے لیکر تہائی رات یا نصف رات تک ہے ۔

نماز کا طریقہ

مندرجہ بالا طریقہ سے جسم اور جگہ کی طہارت حاصل کرنے کے بعد نمازی دخول وقت کے بعد قبلہ رخ کھڑا ہوجائے (اور وہ مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ ہے) اور جس نماز کی ادائیگی کا ارادہ ہو فرض ہو یا نفل دل میں اس کی نیت کرے ، پھر مندرجہ ذیل کام کرے :

(۱) سجدہ کی جگہ پر نظر رکھ کر اللہ اکبر کے الفاظ سے تکبیر تحریمہ کہے ۔

(۲) تکبیر کہتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر یا کانوں کی لو تک اٹھائے ۔

(۳) تکبیر تحریمہ کے بعد قرائت شروع کرنے سے پہلے دعائے استفتاح پڑھنا مسنون ہے جو یہ ہے :

(سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا إله غيرك)

(اے اللہ تو پاک ہے ، تیری ہی تعریف ہے ، تیرا نام با برکت ہے ، تیری شان سب سے اونچی ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں) ۔

اگر چاہے تو اسکے علاوہ یہ دعا پڑھے :

(اللهم باعد بيني وبين خطاياي كما باعدت بين المشرق والمغرب، اللهم نقني من خطاياي كما ينقى الثوب الأبيض من

الدنس، اللهم اغسلني من خطاياي بالماء والثلج والبرد)
(اے اللہ میرے اور میری خطاؤں کے درمیان ایسی دوری کردے جیسی مشرق ومغرب کے درمیان تونے دوری کی ہے ، اے اللہ مجھے خطاؤں سے اس طرح صاف کردے جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے ، اے اللہ مجھے میری خطاؤں سے پانی اور برف اور اولے سے دھو دے) ۔

(۴) پھر " اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ، بسم اللہ الرحمن الرحیم " کہکر سورہ فاتحہ پڑھے ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّيْنَ﴾.

(تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام عالم کا پروردگار ہے ، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ، جو مالک ہے روز جزا کا ، ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں ، ہم کو سیدھا راستہ دکھا ، ان لوگوں کا راستہ جن پر تونے انعام فرمایا ، نہ کہ ان لوگوں کا راستہ جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ ان لوگوں کا جو گمراہ ہو گئے) ۔

سورہ فاتحہ کے ختم ہونے کے بعد آمین کہے ۔

(۵) پھر قرآن میں سے جو آسان لگے اور یاد ہو پڑھے ، جیسے سورہ اخلاص :

﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ. اللهُ الصَّمَدُ. لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ. وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ﴾.

(آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہے ، اللہ بے نیاز ہے ، اس کی کوئی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے ، اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے) ۔

یا سورہ نصر :

﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ. وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِيْنِ اللهِ أَفْوَاجاً. فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنهُ كَانَ تَوَّاباً﴾.

(جب اللہ کی مدد اور فتح آپہنچے اور آپ لوگوں کو اللہ کے دین میں جوق درجوق داخل ہوتے دیکھ لیں ، تو آپ اپنے پروردگار کی تسبیح وتحمید کیجئے اور اس سے استغفار کیجئے ، بیشک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے) ۔

(٦) پھر " اللہ اکبر " کہتے ہوئے رکوع کرے ، اور اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھے اور " سبحان ربی العظیم " کہے ، مذکورہ دعا کا تین مرتبہ یا اس سے زیادہ پڑھنا سنت ہے ۔

(٧) پھر اگر امام یا منفرد ہو تو " سمع اللہ لمن حمدہ " کہتے ہوئے رکوع سے کھڑا ہو جائے ، اور پوری طرح سیدھا کھڑا ہوجانے کے بعد یہ دعا پڑھے :

(ربنا ولك الحمد حمداً كثيرا طيباً مباركاً فيه، ملء السموات وملء الأرض و ملء ما بينهما وملء ما شئت من

شيء بعد)"

(اے ہمارے پروردگار تیرے ہی لئے ساری تعریفیں ہیں ، بہت زیادہ ، پاکیزہ اور بابرکت تعریفیں ، آسمانوں اور زمینوں کے برابر ، اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے اس کے برابر ، اور اس کے علاوہ جو چیز بھی تو چاہے اس کے برابر) ۔

لیکن اگر مقتدی ہو تو کھڑا ہوکر " ربنا ولك الحمد " آخر تک کہے ۔

(۸) پھر " اللہ اکبر " کہتے ہوئے سجدہ میں چلا جائے اور سات اعضاء : پیشانی ناک سمیت ، دونوں ہاتھوں ، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کے پوروں پر سجدہ کرے ، اور سجدے میں : " سبحان ربی الاعلی " تین یا اس سے زیادہ مرتبہ کہے ، اس کے علاوہ بھی جو دعائیں چاہے پڑھے ۔

(۹) پھر " اللہ اکبر " کہتے ہوئے سر اٹھائے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھے اور بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھ جائے اور دونوں ہاتھ دونوں رانوں اور گھٹنوں پر رکھے اور یہ دعا پڑھے : (رب اغفر لي وارحمني وعافني وارزقني واهدني واجبرني).

(اے اللہ مجھے بخش دے ، اور مجھ پر رحم کر ، اور مجھے عافیت دے ، اور مجھے رزق عطا فرما ، اور مجھے ہدایت دے اور میرے نقصان پورے کر) ۔

(۱۰) اس کے بعد " اللہ اکبر " کہتے ہوئے پہلے سجدہ کی

طرح دوسرا سجدہ کرے ۔

(۱۱) پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے ، اور اس کے ساتھ ہی پہلی رکعت پوری ہو گئی ۔

(۱۲) دوسری رکعت کے شروع میں سورہ فاتحہ اور قرآن کی کچھ آیتیں پڑھے ، پھر رکوع اور دو سجدے ٹھیک اسی طرح کرے جیسے پہلی رکعت میں کئے تھے ۔

(۱۳) دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد بالکل اسی طرح بیٹھ جائے جیسے دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھا تھا ، پھر تشہد پڑھے ، تشہد یہ ہے :

(التحيات لله والصلوات والطيبات، السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته، السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين، أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمداً عبده ورسوله)

(ساری حمد وثنا اور نمازیں اور پاکیزہ چیزیں اللہ کے لئے ہیں ، اے نبی آپ پر سلام ہو ، اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکت نازل ہو ، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر ، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ، اور گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں) ۔

اگر نماز دو رکعت والی ہو جیسے فجر ، جمعہ اور عیدین کی نمازیں تو بدستور بیٹھا رہے اور تشہد کے بعد یہ درود پڑھے :

(اللهم صـــل علـى محمـد و علـى آل محمـد كمـا صليـت علـى إبراهيم و على آل إبراهيم إنـك حميـد مجيـد، وبـارك على محمـد وعلى آل محمد كما بـاركت علـى إبراهيـم وعلـى آل إبراهيـم إنك حميد مجيد)

(اے اللہ رحمت نازل فرما محمد پر اور آل محمد پر جیسے رحمت نازل کی تونے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر ، بیشک تو قابل تعریف اور بزرگی والا ہے ، اور برکت نازل فرما محمد پر اور آل محمد پر ، جیسے برکت نازل کی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر ، بیشک تو قابل تعریف اور بزرگی والا ہے ۔

پھر درج ذیل چار چیزوں سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہوئے یہ دعا پڑھے :

(اللهم اني أعوذ بك من عذاب جهنم ومن عـذاب القبر ومـن فتنة المحيا والممات ومن فتنة المسيح الدجال)

(اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں جہنم کے عذاب سے ، اور قبر کے عذاب سے ، اور تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے ، اور مسیح دجال کے فتنہ سے) ۔

اور اس کے بعد ، خواہ فرض نماز ہو یا نفل ، دنیا وآخرت کی بھلائی کے لئے جو دعا چاہے کرے ۔

پھر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتا ہوا داہنی طرف اور پھر اسی طرح بائیں طرف سلام پھیر دے ۔

لیکن اگر تین رکعت والی نماز مغرب ہو ، یا چار رکعت والی نماز ظہر یا عصر یا عشاء ہو تو تشہد کے بعد " اللہ اکبر " کہتا ہوا کھڑا ہو جائے اور سورہ فاتحہ پڑھے ، پھر اسی طرح رکوع اور سجدے کرے جس طرح پہلی دونوں رکعتوں میں کئے تھے اور اسی طرح چوتھی رکعت بھی مکمل کرے ، البتہ اس مرتبہ تشہد میں تورک کرے ، یعنی دایاں پاؤں کھڑا رکھے اور اس کے نیچے سے بایاں پاؤں نکال کر کولھے پر بیٹھے ۔

مغرب کی تیسری رکعت اور ظہر وعصر اور عشاء کی نماز میں چوتھی رکعت کے بعد تشہد اور اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے ، اور جی چاہے تو دعا بھی مانگے ، پھر دائیں اور بائیں طرف سلام پھیردے ، اور اس کے ساتھ ہی نماز مکمل ہوگئی ۔

نماز جمعہ

دین اسلام اجتماعیت کو پسند کرتا اوراس کی دعوت دیتا ہے اوراختلاف وافتراق کو نا پسند کرتے ہوئے اس سے دور رہنے کا حکم دیتا ہے ، باہمی الفت ومحبت اور تعارف واجتماعیت کی کوئی ایسی راہ نہیں ہے جس کی طرف اسلام نے بلایا یا اس کا حکم نہ دیا ہو ۔

مسلمانوں کے لئے جمعہ عید کا دن ہے ، جس میں وہ اللہ تعالی کی تسبیح وتحمید کرتے ہیں اور دنیاوی مشغولیات کو چھوڑ کر اللہ کے گھروں (مسجدوں) میں اکٹھے ہوتے ہیں تاکہ اللہ کے فرائض میں سے ایک فریضہ نماز جمعہ ادا کریں ، اور علماء اور خطباء کے ارشادات سنیں ، جو کہ ایک طرح کا ہفتہ واری سبق اور درس ہے جس میں خطیب معاشرہ کے مسائل ومشاکل کا اسلام کی روشنی میں علاج اور حل تلاش کرتا ہے ۔

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا :

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا إِذَا نُوْدِي لِلصَّلاةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوا إِلى ذِكْرِ اللهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ. فَإِذا قُضِيَتِ الصَّلاةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الأَرضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللهِ وَاذْكُرُوا اللهَ كَثِيْراً لَعَلَكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ الجمعة: ٩-١٠.

اے ایمان والو : جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف چل پڑو اور خرید فروخت چھوڑ دو ،

یہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو ، اور جب نماز پوری کر لی جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کے فضل کی جستجو کرو ، اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ ۔

نماز جمعہ ہر مسلمان مرد پر جو مقیم ، عاقل ، بالغ اور آزاد ہو ، واجب ہے ، خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس پابندی کے ساتھ اسے ادا فرمایا ہے اور اس کے چھوڑنے والے پر سخت ناراضگی ظاہر کی ہے ، چنانچہ فرمایا کہ خبردار لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ تعالی ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا پھر یہ لوگ غافلوں میں سے ہو جائیں گے (صحیح مسلم) ۔

ایک اور حدیث میں آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سستی وکاہلی میں تین جمعہ چھوڑ دے اللہ تعالی اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے (ابوداود ، ترمذی) ۔

نماز جمعہ کے درست اور صحیح ہونے کے لئے اس نماز کا مسجدوں میں پڑھنا ضروری ہے جس میں مسلمان جمع ہوں اور امام خطبہ دے اور انہیں وعظ و نصیحت کرے ۔

خطبہ کے دوران گفتگو کرنا حرام ہے ، ایک روایت میں ہے کہ اگر تم نے اپنے ساتھی سے خطبہ کے دوران یہ کہہ دیا کہ چپ رہ تو تم نے بھی لغو کام کیا (بخاری و مسلم) ۔

نماز جمعہ دو رکعت ہے جسے مسلمان تمام مسلمانوں کے ساتھ باجماعت اپنے امام کی اقتداء میں ادا کرتا ہے ۔

نماز باجماعت

جماعت کی نماز تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس (۲۷) گنا افضل ہے جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جماعت کی نماز تنہا کی نماز پر ستائیس درجہ فضیلت رکھتی ہے (صحیح بخاری)

ایک دوسری حدیث میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ جماعت کھڑی کرنے کا حکم دوں اور کوئی نماز پڑھائے اور میں ان لوگوں کے گھروں کی طرف جاؤں جو جماعت میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھروں کو جلا دوں (بخاری ومسلم) ۔

اگر جماعت سے پیچھے رہنا اور اس میں کوتاہی وسستی کرنا گناہ کبیرہ نہ ہوتا تو ان کے گھروں کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم جلا کر خاکستر کرنے کی دھمکی نہ دیتے ۔

اور اللہ تعالی کا یہ ارشاد گرامی : ﴿وَأَقِيْمُوا الصَّلاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ﴾ البقرة: ٤٣.

نماز قائم کرو اور زکاۃ ادا کرو اور جھکنے والوں کے ساتھ جھکا کرو۔ یہ آیت بھی نماز با جماعت کے وجوب پر نص صریح ہے ۔

مسافر کی نماز

اللہ کا ارشاد ہے ﴿يُرِيدُ اللهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلاَ يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ البقرة: ۱۸۵.

اللہ تعالی تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے اور تمہارے ساتھ دشواری نہیں چاہتا اور یہ (چاہتا ہے) کہ تم گنتی پوری کرو ، اور یہ کہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت دی تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ ۔

دین اسلام بندے کو اتنا ہی مکلف کرتا ہے جتنے کی وہ طاقت رکھتا ہے ، اور ایسے احکامات کی تعمیل کا وہ حکم نہیں دیتا جس کے کرنے کی اس میں طاقت نہیں ۔

سفر کے دوران چونکہ مشقت و دشواری سے دوچار ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اس لئے اللہ تعالی نے اس سلسلے میں دو چیزوں کی رخصت دی ہے :

۱ - نماز میں قصر کرنا : نماز میں قصر اس طرح کیا جائے گا کہ چار رکعت والی نمازوں کو دو رکعت پڑھا جائے گا ، لہذا اگر کوئی حالت سفر میں ہے تو ظہر ، عصر اور عشاء کی نمازوں کو بجائے چار کے دو رکعتیں پڑھے ، البتہ دو یا تین رکعت والی نماز میں قصر نہیں ہے ، لہذا فجر اور مغرب کے نمازیں پوری پڑھی جائیں گی ۔

نماز میں قصر کی مشروعیت اللہ تعالی کی طرف سے اپنے نیک

بندوں کے لئے ایک ہدیہ اور رخصت ہے اوراللہ تعالی یہ پسند فرماتا ہے کہ اس کی عطا کی ہوئی رخصتوں‌اور سہولتوں پر عمل کیا جائے جس طرح وہ یہ چاہتا ہے کہ اس کے فرائض کو ادا کیا جائے ۔

قصر کی یہ رخصت کسی مخصوص سواری کے ساتھ خاص نہیں بلکہ یہ سفر خواہ موٹر کار سے ہو یاہوائی جہاز سے یا پانی کے جہاز سے یا ریل گاڑی سے یا کسی جانور پر ہو یا پیدل چل کر ہو ، ان تمام ذرائع کے استعمال کو سفر کہا جاتا ہے ، لہذا ان تمام صورتوں میں نماز قصر کی جائے گی ۔

۲ - جمع بین الصلاتین (دو نمازیں ایک ساتھ پڑھنا)

مسافر کے لئے جائز ہے کہ دو نمازوں کو ایک وقت میں باہم جمع کرکے پڑھ لے ، چنانچہ ظہراور عصر کے درمیان اور اسی طرح مغرب اور عشاء کے درمیان جمع کرکے دو نمازیں ایک ہی وقت میں پڑھی جائیں گی بایں طور کہ وقت تو ایک ہوگا مگر ہر نماز الگ الگ پڑھی جائے گی ۔ چنانچہ پہلے ظہر کی نماز پڑھی جائے گی پھر اس کے فوراً بعد عصر کی نماز پڑھی جائے گی ، اور اسی طرح مغرب اور عشاء کا معاملہ بھی ہے کہ پہلے مغرب کی نماز پڑھی جائے گی پھر اس کے بعد عشاء کی نماز ۔

واضح رہے کہ جمع بین الصلاتین صرف ظہر وعصر کے درمیان اور مغرب وعشاء کے درمیان ہی کیا جا سکتا ہے ، چنانچہ فجر وظہر یا عصر ومغرب میں جمع کرنا جائز نہیں ہے ۔

مسنون دعائیں

سلام پھیرنے کے بعد تین مرتبہ " استغفر اللہ " کہنا اور پھر یہ دعائیں پڑھنا مسنون ہے :

(اللهم أنت السلام ومنك السلام تباركت يا ذا الجلال والإكرام، لا إله الا الله وحده لاشريك له ، له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير، اللهم لامانع لما أعطيت ولا معطي لما منعت ولاينفع ذا الجد منك الجد)

(اے اللہ تو سلامتی والا ہے اور تجھ سے ہی سلامتی حاصل ہوتی ہے ، تو بڑا ہی با برکت ہے اے عظمت وبزرگی والے ، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ، وہ اکیلا ہے ، اس کا کوئی شریک نہیں ، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۔ اے اللہ جو کچھ تو دے اس کا کوئی روکنے والا نہیں ، اور جو تو روک لے اس کا کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت مند کو اس کی دولت تیرے عذاب سے فائدہ نہ دے گی) ۔

پھر تینتیس مرتبہ سبحان اللہ ، اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور تینتیس مرتبہ اللہ اکبر کہے اور سو کی گنتی اس دعا سے پوری کرے :

(لا إله الله وحده لاشريك له، له الملك وله الحمد وهو على

كل شيء قدير)

(اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ، وہ اکیلا ہے ، اس کا کوئی شریک نہیں ، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں ، اور وہی ہر چیز پر قادر ہے ۔

ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی اور قل ھو اللہ احد ، اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ، پڑھے ، فجر اور مغرب کی نماز کے بعد ان تینوں سورتوں کا تین تین بار پڑھنا مستحب ہے ۔

اسی طرح مغرب اور فجر کی نماز کے بعد مذکورہ اذکار کے پڑھنے کے بعد درج ذیل تسبیحات کا دس مرتبہ پڑھنا مستحب ہے :

(لا إله الله وحده لاشريك له، له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو على كل شيء قدير)

(اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ، وہ اکیلا ہے ، اس کا کوئی شریک نہیں ، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں ، وہی زندہ کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے) ۔

واضح رہے کہ مذکورہ اذکار و تسبیحات کا پڑھنا مستحب ہے فرض نہیں ۔

موکدہ سنتیں

ہر مسلمان مرد وعورت کے لئے حالت حضر میں بارہ رکعتوں کی ادائیگی مسنون ہے ، جو اس طرح ہیں :

چار رکعتیں ظہر سے پہلے ، دو رکعتیں ظہر کے بعد ، دو رکعتیں مغرب کے بعد ، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے ۔

حالت سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر ، مغرب اور عشاء کی سنتوں کو ترک کر دیتے تھے ، لیکن فجر کی سنت اور نماز وتر کو پابندی سے ادا فرماتے تھے ۔ اور ہمارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی اسوہ حسنہ ہے ، جیسا کہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا :

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ الأحزاب: ٢١

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات گرامی تمہارے لئے اچھا نمونہ ہے ۔

اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم اسی طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے ۔

واللہ ولی التوفیق ، وصلی اللہ علی محمد وآلہ وصحبہ وسلم ۔

نمبر شمار　　فہرست عناوین　　صفحہ

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱ -	مقدمہ	۳
۲ -	تمہید	۵
۳ -	نماز کی فضیلت	۱۳
۴ -	طہارت کا بیان	۱۷
۵ -	فرض نمازیں	۱۹
۶ -	نماز کا طریقہ	۲۰
۷ -	نماز جمعہ	۲۷
۸ -	نماز باجماعت	۲۹
۹ -	مسافر کی نماز	۳۰
۱۰ -	مسنون دعائیں	۳۲
۱۱ -	موکدہ سنتیں	۳۴
۱۲ -	فہرست عناوین	۳۵

تعليم الصلاة

تأليف

الدكتور عبد الله بن أحمد الزيد

ترجمة

سعيد أحمد قمر الزمان

مراجعة وتصحيح

أبو المكرم بن عبد الجليل

باللغة الأردية

The Cooperative Office For Call & Guidance at Al-Olaya, Sulaimaniah & North Riyadh

Under The Supervision of Ministry of Islamic Affairs, Endowment, Call & Guidance

Urdu

تعليم الصلاة

تأليف

الدكتور عبد الله بن أحمد الزيد

ترجمة

سعيد أحمد قمر الزمان

مراجعة وتصحيح

أبو المكرم بن عبد الجليل

Tel.: 4704466 - 4705222 Fax : 4705094

P. O. Box : 87913 Riyadh : 11652

Kingdom of Saudi Arabia

E-Mail : dawa_nr@hotmail.com